اقبالؔ

شیخ محمد اقبال نام اور اقبالؔ تخلص تھا۔ والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ ان کے آبا و اجداد کا تعلق کشمیری پنڈتوں کے ایک خانوادے سے تھا جس نے ایک مسلمان بزرگ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا۔

اقبالؔ 1877ء میں سیالکوٹ (ضلع لاہور، موجودہ پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ اردو کے علاوہ سنسکرت، عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں سے واقفیت حاصل کی۔ ایم۔ اے کرنے کے بعد کچھ دنوں اورینٹل کالج اور گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ پڑھاتے رہے۔ 1905ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلینڈ گئے جہاں سے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔ پھر جرمنی سے ایرانی تصوف کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ انگلینڈ میں اسلام کے موضوع پر کچھ لکچر دیے اور لندن یونی ورسٹی میں کچھ ماہ تک عربی کا درس دیتے رہے۔ جولائی 1908ء میں لاہور واپس آئے اور ہائی کورٹ میں وکالت شروع کی مگر کچھ دنوں بعد یہ کام چھوڑ دیا۔ اپریل 1938ء میں طویل علالت کے بعد وفات پائی اور لاہور میں مزار بنا۔ حکومت نے زندگی میں ہی 'سر' کا اور عوام نے ان کی زبردست علمی و ادبی صلاحیت اور خدمات کی بنیاد پر 'علامہ' کا خطاب دیا۔

اقبال نے فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شاعری کی ہے۔ نظمیں بھی لکھی ہیں اور غزلیں بھی کہی ہیں۔ ان کی شاعری کے مجموعے اردو میں 'بانگ درا'، 'بال جبریل'، 'ضرب کلیم' اور 'ارمغان حجاز' کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ فارسی میں 'پیام مشرق' اور 'اسرار خودی اور رموز بے خودی' ان کے مجموعے ہیں۔ ایک اہم کتاب 'تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ' بھی ہے۔

اقبالؔ ایک ایسے شاعر ہیں جن کا کلام اردو کے علاوہ دنیا کی دوسری زبانوں میں بھی شائع ہوا ہے اور اب تک ترجمہ ہو رہا ہے۔ ان کی شخصیت اور شاعری سے متعلق سیکڑوں کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور نئے نئے زاویوں سے ان کا مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود ان کے بارے میں عام طور سے یہ مانا جاتا ہے کہ وہ صرف شاعر نہیں تھے بلکہ قوم کی اصلاح کرنے کا جذبہ بھی دل میں رکھتے تھے اور وطن کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرانا چاہتے تھے۔ ان کی شاعری میں فکر و فلسفہ کی جو گہرائی ہے اس کا خاص سبب یہ ہے کہ وہ شاعری کے وسیلے سے پیغام دینا چاہتے تھے۔ ان کی نظموں میں یہ صورت زیادہ نمایاں ہے مگر غزلیں بھی اس سے خالی نہیں ہیں۔ اس اعتبار سے غزل گوئی میں بھی اقبالؔ کا ایک منفرد انداز ہے۔ خاص طور پر 'بال جبریل' کی غزلوں میں فکر و فلسفہ اور پیغام عمل کے ساتھ فنی حسن کا جو نمونہ ملتا ہے وہ بے مثال ہے۔

غزلیں

اقبال

(۱)

کبھی اے حقیقتِ منتظر! نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے، ترا آئینہ ہے وہ آئینہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرم خانہ خراب کو ترے عفو بندہ نواز میں

نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں نہ وہ حسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی نہ وہ خم ہے زلفِ ایاز میں

جو میں سر بہ سجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

(۲)

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

قناعت نہ کر عالمِ رنگ و بو پر
چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں

اگر کھو گیا اک نشیمن تو کیا غم
مقاماتِ آہ و فغاں اور بھی ہیں

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

اسی روز و شب میں الجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں

لفظ و معنی

حقیقتِ منتظر	۔	وہ سچائی جس کا انتظار کیا جائے
لباس	۔	کپڑا، جامہ
مجاز	۔	حقیقت کے برعکس، جس کی اصلیت نہ ہو، یہاں مراد دنیاوی ہے۔
جبین	۔	پیشانی، ماتھا
نیاز	۔	آرزو، تمنا، حاجت، التجا، انکسار، عاجزی، مسکینی
شکستہ	۔	ٹوٹا ہوا، خراب اور بے رونق
آئینہ ساز	۔	شیشہ بنانے والا، آئینہ گر
عفو	۔	معافی، بخشش
بندہ نواز	۔	غلام کو عزت دینے والا، مالک، مختار، حاکم
غزنوی	۔	غزنی کا رہنے والا، سلطان محمود غزنوی کے لیے کنایہ کے طور پر آیا ہے۔
ایاز	۔	بادشاہ محمود کے غلام کا نام تھا۔
سر بہ سجدہ ہونا	۔	سجدے میں سر رکھنا، سر جھکانا
صدا	۔	آواز
صنم	۔	بت، مورتی، دل بر، معشوق
جہاں	۔	دنیا
قناعت	۔	تھوڑی چیز پر راضی ہونا، جو مل جائے اس پر خوش رہنا، صبر
عالم رنگ و بو	۔	رنگ و بو کی دنیا، ہماری دنیا سے مراد ہے
نشیمن	۔	آشیانہ، گھونسلا
مقامات	۔	جگہیں
آہ و فغاں	۔	رونا پیٹنا، نالہ و فریاد، واویلا کرنا
شاہین	۔	ایک سفید رنگ کا شکاری پرندہ جو آسمان میں اونچا اڑتا ہے اور گھونسلا نہیں بناتا۔
پرواز	۔	اڑان

روز و شب - دن رات

زماں و مکاں - وقت اور جگہ

آپ نے پڑھا

- آپ نے علامہ اقبالؔ کی دو غزلیں پڑھیں۔ جن کا انداز آپ کو عام غزلوں کے مزاج سے کچھ الگ لگا ہوگا۔
- اقبالؔ ایک ایسے شاعر ہیں جن کو کبھی فلسفی شاعر اور کبھی مصلحِ قوم یعنی قوم کو سدھارنے والا کہا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اقبالؔ نے شاعری سے پیمبری کا کام لیا ہے اور قوم کو راستہ دکھانے کا کام کیا ہے۔ ان دونوں غزلوں میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ اقبال نے عشقیہ جذبات یا واردات نہیں پیش کیے ہیں بلکہ ایک فلسفی اور مفکر کی طرح اظہار خیال کیا ہے۔
- پہلی غزل کا مطلع بہت مشہور رہا ہے۔ اسے یاد کر لیجیے۔ اس پوری غزل میں اقبال نے مسلمانوں سے خطاب کیا ہے۔ وہ ظاہر کرتے ہیں کہ عشقِ الٰہی کی راہ میں کیا کیا دشواریاں پیش آتی ہیں اور ان پر کیسے قابو پایا جا سکتا ہے۔ سجدہ اگر خلوص سے ادا نہ کیا جائے، عبادت اگر سچے دل سے نہ کی جائے تو بے کار ہے۔ یہی اقبال کا پیغام ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ اب حسن اور عشق دونوں کا انداز بدل گیا ہے اور یہ صورت حال ان کو بے چین کر دیتی ہے۔
- دوسری غزل کا مطلع بھی بہت مشہور ہے اور بہت سارے مواقع پر دہرایا جاتا ہے۔ اس پوری غزل میں اقبال نے حرکت و عمل کا پیغام دیا ہے اور یہ احساس دلانا چاہا ہے کہ ایک کے بعد ایک منزل کی طرف بڑھتے جانا ہی کامیاب لوگوں کی پہچان ہے۔
- دوسری غزل پہلی غزل کے مقابلے میں زیادہ سہل اور رواں انداز میں لکھی گئی ہے۔ یہاں اقبال نے اپنے پسندیدہ پرندے 'شاہین' کی بڑائی بھی ایک شعر میں ظاہر کی ہے اور قوم کے نوجوانوں کو اس سے سبق لینے کی صلاح دی ہے۔

آپ بتایئے

1. شاعر اقبالؔ نے اپنی غزلوں میں کس کو مخاطب کیا ہے؟
2. اقبالؔ کی غزلوں کا انداز دوسرے شاعروں سے الگ کیوں ہے؟
3. اقبالؔ کی غزل گوئی کا عام مزاج کیا ہے؟
4. 'ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں'۔ اس مصرع کا کیا مطلب ہے؟

5. اقبال اپنی غزلوں میں فکر و فلسفہ سے کیوں کام لیتے ہیں، عشقیہ مضامین کیوں نہیں بیان کرتے ؟

6. سجدہ کرنے والوں کو کس طرح سجدہ کرنا چاہیے کہ ان کی نماز قبول ہو؟

7. غزنوی اور ایاز کا تذکرہ کر کے اقبال نے کس کی طرف اشارہ کیا ہے؟

مختصر گفتگو

1. اقبال کی پیدائش کہاں ہوئی؟

(الف) دہلی (ب) سیالکوٹ (ج) پانی پت (د) کراچی

2. اقبال کا انتقال کب ہوا؟

(الف) 1930ء (ب) 1935ء (ج) 1938ء (د) 1947ء

3. اقبال انگلینڈ کیوں گئے تھے؟

(الف) اعلیٰ تعلیم کے لیے (ب) نوکری کرنے کے لیے

(ج) سیر و تفریح کرنے کے لیے (د) ان میں سے کوئی نہیں

4. اقبال کا مزار کہاں ہے؟

(الف) کراچی (ب) لاہور (ج) اسلام آباد (د) ملتان

5. اقبال کے دو مجموعہ کلام کا نام بتائیے۔

تفصیلی گفتگو

1. اقبال کی غزل گوئی کی خصوصیات مختصراً لکھیے۔

2. اقبال کو شاعر مشرق کیوں کہا جاتا ہے؟

3. اقبال کی شاعری میں عشقیہ باتیں کیوں نہیں رہتی ہیں؟

4. اقبال کے حالات زندگی پر روشنی ڈالیے۔

5. اقبال کے اس شعر کی تشریح کیجیے۔

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

4. اقبال نے نوجوانوں کو شاہیں بننے کا مشورہ کیوں دیا؟ سمجھا کر لکھیے۔

آییے، کچھ کریں

1. اپنے استاد کی مدد سے اقبالؔ کے بارے میں مزید معلومات فراہم کریں۔
2. اپنے اسکول یا علاقے کی لائبریری میں اقبال کی شاعری کے مجموعے تلاش کریں اور ان کا مطالعہ کریں۔
3. پتہ کریں کہ اقبالؔ کی نظم 'ہمالہ' اور 'نیا شوالہ' ان کے کس مجموعے میں ہے؟
4. اقبالؔ کی کوئی اور غزل یاد کریں اور دوستوں کے ساتھ مل کر اس کی صدابندی کریں۔